ڈائریکٹر

اے۔ آر۔ کاردار

کا نیا شاہکار

درد

خلاصہ و گانے

پبلشرز

آر۔ سی۔ کرشن لال بک سیلرز

نزد فوارہ چاندنی چوک دہلی

کاسٹ

منور سلطانہ .... ثریا   شیام کمار .... دلاور

ثریا .... حمیدہ   بدری پرشاد .... نواب صاحب

حسن بانو .... زبیدہ   پرتیما دیوی .... بیگم صاحبہ

نصرت .... اقبال   امیر علی .... منشی احمد علی

درد کا خلاصہ

یتیم خانے کا سالانہ جلسہ تھا۔ یتیم بچوں نے ایک دردناک افسانہ سنایا۔ نواب صاحب اقبال نام کے ایک بچے کی ہونہار دیکھکر اپنے محل میں ساتھ لے گئے ثریا نواب صاحب کی اکلوتی بچی تھی [illegible] عیش و آرام میں پلی ہوئی۔ اقبال محل کی چہل پہل سے گھبرا گیا۔ مگر نواب صاحب کے پیار نے اُسے روکے رکھا۔ دونوں بچے جوان ہوتے گئے۔ بچوں کی محبت نے نہ جانے کب ایک دوسرے کے دل میں گھر کر لیا وہ نہ سمجھ سکے۔ ثریا اقبال سے پریم کرنے لگی۔ ثریا کی سترھویں سالگرہ خوب دھوم دھام سے منائی گئی ساتھ ہی اقبال بھی میڈیکل کالج میں ڈگری حاصل کر کے آیا تھا۔ اُسے بھی نواب صاحب نے خوب سراہا۔ نواب صاحب کے ایک گاؤں میں طاعون پھیلا۔ ڈاکٹر اقبال نے نواب صاحب کی اجازت لیکر وہاں غریب بیماروں کی سیوا میں اپنی زندگی لگا دی۔ منشی احمد علی کی بیٹی حمیدہ اقبال کی شرافت دیکھ کر اُسے اپنا دل دے بیٹھی۔ دلاور نام کے ایک بدمعاش کو یہ بات پسند نہ آئی۔ اُس نے موقعہ پا کر ایک دن منشی کا خون کر دیا۔ نواب صاحب کا منشی پرانا نوکر تھا۔ نواب صاحب خود گاؤں گئے اور حمیدہ کو لاوارث سمجھ کر اپنے ساتھ لے آئے۔ ثریا کو اپنی محبت پر اتنا گھمنڈ تھا کہ اقبال اُس کے سوا کسی کا نہیں ہو سکتا تھا۔

لیکن ایک دن اُس کے اس خواب کو دھکا لگا۔ اُس نے دیکھا کہ اقبال اور حمیدہ ایک دوسرے کے اتنے قریب آ گئے کہ اب اُنہیں کوئی بھی جدا نہیں کر سکتا۔ وہ اس صدمے

کہ نہیں سنبھل سکی۔ حکیم ڈاکٹروں نے بہت چاہا کہ اچھی ہو جائے لیکن انہیں کیا معلوم کہ درد دل کا درد کہاں ہے۔ ثریا کی ایک سہیلی زبیدہ نے نواب صاحب کو بتلایا کہ ثریا اقبال کو چاہتی ہے۔ شادی کی شہنائی بجنے لگی۔ محل میں آتشبازیاں چھوٹنے لگیں۔ نکاح کے وقت جب اقبال نے ثریا کی بجائے حمیدہ کا نام سنا تو وہ حیران ہو گیا۔ ثریا نے اُن دونوں کو دعا دی۔ ایک نیک رحمدل عورت نے اپنی قربانی کرکے اپنے پریمی کو خوش کیا اور دل کے درد نے اُس کی آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند کر دیں۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ پردۂ سیمیں پر دیکھئے۔

گانے

ہم درد کا افسانہ دنیا کو سنا دیں گے
ہر دل میں محبت کی اک آگ لگا دیں گے
ہو جائیگی پھر دنیا آباد یتیموں کی
گذریگی زمانے میں فریاد یتیموں کی
روتے ہوئے نغموں سے طوفاں اٹھا دینگے . . . .

سرکار دوعالم کی اُمت پہ ستم کیوں ہو
اللہ کے بندوں کو سنجدھار کا غم کیوں ہو
اسلام کی کشتی کو ہم پار لگا دیں گے . . . .

احسان یتیموں کی تقدیر پہ کر ڈالو
فریاد ہے دل والو فریاد ہے دل والو
ہم پہ بھی کرم کرنا ہم تم کو دعا دینگے . . . .

(۲)

آج جی بے دھوم۔ جھوم جھوم خوشی میں جھوم شرابی بھولا دل ناچے گائے تو کیوں ہو محروم
دل نے کیا ہے دل کو اشارہ چلیں گے دونوں سنگ
کوئی نہ سمجھے کوئی نہ جانے اس دنیا کا رنگ !
دل کا افسانہ یا میں جانوں یا اُن کو معلوم

آنکھوں نے اک راگ سنایا۔ دل نے کہی اک بات
جگمگ جگمگ رہے جہاں میں کاش یہی دن رات
سوئی ہوئی امیدیں جاگیں دل کا دامن چوم !

(۳)

یہ کون چلا۔ میری آنکھوں میں سما کر۔ میری رگ رگ میں سما کر !
دل ٹوٹ رہا ہے۔ میرا جی گھٹ رہا ہے۔ ایسے بھی نہ جائے کوئی مجبور بنا کر
جاگ اے غم فرقت لٹ جاتی ہے مسرت۔ سوئی ہوئی معصوم تمنا کو جگا کر
جانے یہ جدائی یہاں کب لوٹ کے آئے جلدی جو میری کشتی کو طوفاں میں پھنسا کر

(۴)

بیتاب ہے دل درد محبت کے اثر سے
جس دن سے میرا چاند چھپا میری نظر سے
سوئی ہوئی قسمت کو میری آکے جگا جا
آکر میری دنیا میں ذرا لوٹ کے آجا
آنکھوں کو ہے امید تیری راہ گزر سے
جس دن سے میرا چاند چھپا میری نظر سے
یہ کون میرے دل میری آنکھوں میں سمایا
یہ کس کی نگاہوں نے مجھے اپنا بنایا
بیگانہ ہوئی جاتی ہوں دنیا کی خبر سے
جس دن سے میرا چاند چھپا میری نظر سے
دم بھر کو تیری یاد سے خالی نہیں رہتی
جو دل پہ گزرتی ہے زباں کو نہیں کہتی

فریاد بھی ہوتی نہیں رسوائی کے ڈر سے

جس دن سے میرا چاند چھپا میری نظر سے

اک موج ہے اک راگ ہے اک رنگ ہے جی میں

تم تو ہی خوشی میں گاتی ہوں میں خوشی میں

اُٹھا ہے طوفان خدا جانے کدھر سے

جس دن سے میرا چاند چھپا میری نظر سے

(۵)

دل وھڑکے آنکھ موری پھڑکے ۔ چلے جانا نہ دیکھو جی بچھڑ کے

کہیں بیتے نہ دکھ میں جوانی ۔ کہیں سن لے نہ دنیا کہانی ۔ کہیں بن جاؤں میں نہ دیوانی

کہیں ٹھہرے نہ اُلفت کا دھارا ۔ کہیں پائے نہ کوئی اشارہ

کہیں جانا نہ کر کے بہانہ ۔ نہ بنے دو دیوں کا فسانہ ۔ دیکھو نازک بہت ہے زمانہ

(۶)

اتنا نہ لکھے رہی ہوں دل بیقرار کا
آنکھوں میں رنگ بھر کے تیری انتظار کا

جب تو نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے بہار میں
جی چاہتا ہے منہ بھی نہ دیکھوں بہار کا

حاصل ہیں مجھ کو یوں تو زمانے کی دولتیں
لیکن نصیب لائی ہوں اک سوگوار کا !

آجا کہ اب تو آنکھ میں آنسو بھی آ گئے
ساغر چھلک اٹھا میرے صبر و قرار کا

(۷)

بہار ختم ہوئی ۔ دل گیا خوشی بھی گئی

وہ کیا گئے کہ محبت کی زندگی بھی گئی !

چلے دل کی دنیا جو برباد کر کے

بہت رو دیئے گے اُن کو ہم یاد کر کے

کسی طرح آتا نہیں چین دل کو !
نہ خاموش رہ کے نہ فریاد کر کے !
ارے او میرے دل کے دشمن زمانے
تجھے کیا ملا مجھے برباد کر کے
خوشی دے کے تقدیر نے دے دیا غم
کیا قید کیوں مجھ کو آزاد کر کے
چلے دل کی دنیا . . . . .

(۸)

ہم تھے تمہارے . تم تھے ہمارے
ہائے وہ بھی زمانہ یاد کرو
دل کو لگا کے ہم سے آنکھیں چرا کے
دور گئے ہو جب سے آئے نہ جا کے
چھپ کر جہاں پہ ملتے تھے ہم تم
وہ بھی ٹھکانہ یاد کرو !
کھیل نہیں ہے کوئی دل کا لگانا
دیکھو وہ بات کہیں بھول نہ جانا
تیر چلے تھے نظروں کے جس پر
ہائے وہ بھی نشانہ یاد کرو !
ہاتھوں میں آ کے دامن چھوٹ نہ جائے
یہ دو دلوں کے رشتے ٹوٹ نہ جائے
دل سے کبھی جو دل نے کہا تھا
ہائے وہ بھی فسانہ یاد کرو

اطلاع عام

ہمارے ہاں ہر قسم کے فلمی گانے، دِل. ڈاک بنگلہ. سونا چاندی. انمول گھڑی. پروانہ. شہنائی. جگ بیتی. بیلا. جگنو. ناٹک. ورو. اُردو. ہندی مکمل ڈائیلاگ. فوٹو. کیلنڈر وغیرہ وغیرہ بازار سے بارعایت مِل سکتے ہیں

آزمائش شرط ہے

نوٹ: نئے نئے فلمی گانے چھپ رہے ہیں. آرڈر بھیج کر مشکور فرماویں

المشتھر

آر.سی. کرشن لال بک سیلرز نزد فوارہ
چاندنی چوک دہلی

(۹)

یہ افسانہ نہیں ظالم میرے دل کی حقیقت ہے
مجھے تم سے محبت ہے مجھے تم سے محبت ہے

لگی ہے آگ سینے میں نہیں کچھ لطف جینے میں
نظر کچھ کہہ نہیں سکتی کہے بن رہ نہیں سکتی

تمہیں کیونکر میں سمجھاؤں مجھے تم سے محبت ہے
مچلتی ہیں تمنائیں کہیں رسوا نہ ہو جائیں

مصیبت اُلجھنیں دل کی قیامت دھڑکنیں دل کی
نہ جیتی ہوں نہ مرتی ہوں خلش محسوس کرتی ہوں

کہیں ایسا نہ ہو جائے۔ کلی کھلتے ہی مرجھائے
تمہیں کیونکر میں سمجھاؤں مجھے تم سے محبت ہے

(۱۰)

بیچ بھنور کے آن پھنسا ہے دل کا سفینہ شاہ مدینہ
بگڑی ہوئی تقدیر بنا دو۔ ڈوبتی نیا پار لگا دو

ایک نظر مجھ پہ بھی خدا را مشکل ہے جینا
.... شاہ مدینہ

بیکس کے سرکار تمہیں ہو۔ جو کچھ ہو سرکار تمہیں ہو
دل کا سکوں جینے کا سہارا دنیا نے سب چھینا

.... شاہ مدینہ

بیچ بھنور میں آن پھنسا ہے دل کا سفینہ شاہ مدینہ